160491 ـ نقصان و ضرر كے وقت خاوند كى اجازت كے بغير مانع حمل دوائى استعمال كرنا

سوال

ميں اپنے خاوند كے ساتھ رہتى ہوں اور ميرے چار بچے ہيں، ليكن افسوس ہے كہ خاوند مجھ پر بہت سختى كرتا اور مارتا بھى ہے، ہميں جسمانى اذيت تك دى جاتى ہے، حالانكہ ميرى عمر چاليس برس ہوچكى ہے، ميرے چار بچے بھى دوران حمل پيٹ ميں اذيت برداشت كرتے رہے.
اس ليے اب ميں دوبارہ حاملہ نہيں ہونا چاہتى، ليكن ميرا خاوند ہميشہ دوبارہ حمل كا كہتا اور مجھے طلاق كى دھمكى ديتا ہے، كيا ميرے ليے خاوند كے علم كے بغير مانع حمل دوائى استعمال كرنا جائز ہے، خاص ڈاكٹروں نے بھى مجھے حمل سے منع كيا ہے كيونكہ ميرى صحت صحيح نہيں، اس كے ساتھ ميں اور ميرے بچے تكليفوں كا سامنا كر رہے، اس ليے ميں كسى اور بچے كى متحمل نہيں ہو سكتى.
ميرے خاوند نے مجھ پر دو بار چھرى بھى سونتى ہے، اور ميرى صحت كا خيال نہيں كرتا، حالانكہ اس نے آخرى بار بچے كى ولادت كے وقت ہاسپٹل ميں ميرى حالت بھى اپنى آنكھوں سے ديكھى ہے كہ ميں كتنى مشكل ميں تھى، برائے مہربانى مجھے كوئى مشورہ ديں، آيا ميں مانع حمل دوائى استعمال كر لوں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

يہ معلوم ہونا چاہيے كہ خاوند اور بيوى دونوں كو ہى اولاد پيدا كرنے كا حق حاصل ہے، اس ليے خاوند اپنى بيوى كى اجازت كے بغير عزل نہيں كر سكتا، اور نہ ہى بيوى خاوند كى اجازت كے بغير كوئى مانع حمل وسيلہ اختيار كر سكتى ہے.

ديكھيں: الموسوعة اللفقهية (3 / 156).

ابن نجيم الحنفى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" بيوى كى اجازت كے بغير خاوند كے عزل كرنے كى ممانعت پر قياس كرتے ہوئے عورت كا خاوند كى اجازت كے بغير اپنا رحم بند كروا لينا جيسا كہ كچھ عورتيں اولاد نہ ہونے كے ليے كرتى ہيں بھى حرام ہونا چاہيے "

ديكھيں: البحر الرائق (2 / 215).

اور ابن مفلح الحنبلى رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" عورت کو حیض منقطع کرنے کے لیے مباح دوائی استعمال کرنے کا حق حاصل ہے...

اور قاضی رحمہ اللہ کہتے ہیں: عزل کی طرح خاوند کی اجازت کے ساتھ کریگی، اس کی تائید امام احمد کے اس جواب سے ہوتی ہے جس میں انہوں نے فرمایا: بیوی اپنے خاوند سے اجازت حاصل کریگی " انتہی

دیکھیں: الفروع (1 / 392).

مرداوی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" صحیح بھی یہی ہے " انتہی

دیکھیں: الانصاف (1 / 272).

اور بھوتی حنبلی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" قاضی کا قول ہے: بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر ایسا نہیں کر سکتی، کیونکہ خاوند کو بھی حصول اولاد کا حق حاصل ہے " انتہی

دیکھیں: کشاف القناع (2 / 96).

لیکن اگر بیوی کے لیے اولاد نہ پیدا کرنے کا کوئی واضح اور ظاہر عذر ہو، مثلا قابل اعتماد ڈاکٹروں کی گواہی اور چیک اپ کی بنا پر اس کے لیے حمل واضح طور پر نقصاندہ ہو تو اس حالت میں خاوند کا حق اجازت ساقط ہو جائیگا، کیونکہ عورت کی صحت کی حفاظت والی مصلحت خاوند کے حق اولاد کی مصلحت پر مقدم ہو گی.

اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" نہ تو خود نقصان اٹھاؤ اور نہ ہی کسی دوسرے کو نقصان سے دوچار کرو "

سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2340) امام نووی رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الاذکار صفحہ (502) پر اسے حسن قرار دیا ہے.

بلکہ اگر عورت کی صحت حمل کی بنا پر ضرر و نقصان سے دوچار ہوتی ہو تو حمل کے ابتدائی ایام میں علماء کرام نے حمل ساقط کرانے کی اجازت دی ہے.

مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (82851) کے جواب کا مطالعہ کریں.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کے فتاوی جات میں درج ہے:

میں شادی شدہ ہوں اور میرا خاوند مجھے مانع حمل ادویات استعمال نہیں کرنے دیتا، کیونکہ وہ میری تکلیف تو محسوس نہیں کر سکتا، میں جس تکلیف میں ہوں اور مجھے ضرر ہوتا ہے، میں نے خاوند کے علم کے بغیر مانع حمل گولیاں استعمال کی ہیں، کیا اس میں کوئی حرج تو نہیں ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

اگر ان کا استعمال ترک کرنا میسر ہو تو یہ بہتر ہے، لیکن اگر مشقت زیادہ اور زیادہ ضرر ہو تو پھر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں، وگرنہ اسے ترک کرنا ہی احتیاط ہے، اور پھر بیوی پر خاوند کی اطاعت کرنا واجب ہے، لیکن اگر آپ کو شدید مشقت اور ضرر ہونے کی شکل میں نہیں؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

حسب استطاعت اللہ کا تقوی اختیار کرو . انتہی

دیکھیں: مجموع فتاوی ابن باز (21 / 183).

لیکن بہتر یہی ہے کہ آپ اپنے خاوند کے ساتھ بات کرنے کی کوشش کریں تا کہ یہ مسئلہ افہام و تفہیم کے ساتھ حل ہو سکے، اور مرد کو بھی چاہیے کہ وہ اپنی بیوی کی حالت کا خیال کرے اور اس کی جسمانی صحت کا خیال رکھے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اگر خاوند دیکھے کہ بیوی کو حمل کی بنا پر عادت سے ہٹ کر زیادہ تکلیف اور ضرر ہو رہا ہے اور وہ عادت سے زیادہ متاثر ہو رہی ہے، تو پھر اسے مانع حمل ادویات استعمال کرنے کی اجازت دے دینی چاہیے، یا پھر بیوی پر رحم کرتے ہوئے خود مانع حمل وسیلہ اور طریقہ اختیار کر لے، تا کہ بیوی کی صحت اچھی ہو جائے اور وہ حمل کے قابل ہو جائے " انتہی

ماخوذ از: فتاوی نور علی الدرب.

رہا مسئلہ خاوند کے برے سلوك اور برے اخلاق کا تو یہ چیز اولاد پیدا نہ کرنے کا عذر نہیں بن سکتا، کیونکہ ہو سکتا ہے اللہ سبحانہ و تعالی اس بچے میں نعم البدل پیدا کر دے اور خیر کثیر بنا دے.

جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

وہ اللہ تعالی میت سے زندہ کو نکالتا ہے، اور زندہ سے میت کو نکالتا ہے .

اور اللہ تعالی کا فرمان ہے:

ہو سکتا ہے تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ تعالی اس میں خیر کثیر پیدا کر دے **النساء** (19).

واللہ اعلم .